نماز کے احکام

قال اللہ تعالیٰ: حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ.

(البقرہ۔۲۳۸)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تمام نمازوں اور بالخصوص درمیانی نماز کی محافظت (آداب وسنن کی رعایت) کرو اور اللہ کے حضور عاجز بن کر کھڑے ہوا کرو۔

وقال رسول اللہ ﷺ: اَرَاَيْتُمْ لَوْاَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ؟ قَالُوْا: لَايَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ. قَالَ: فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا. (رواہ البخاری ومسلم عن ابی ہریرۃؓ)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے بتلاؤ کہ اگر تم میں سے کسی شخص کے دروازے پر نہر ہو جس میں وہ روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو اس کے بدن پر میل باقی رہے گا؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ کچھ بھی میل باقی نہیں رہے گا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہی حال پانچوں نمازوں کا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے گناہوں کو صاف فرما دیتے ہیں۔

❖❖❖❖

نماز کی قسمیں

نماز کی دو قسمیں ہیں:

(۱) وہ نماز جو رکوع اور سجدے والی ہو۔

(۲) وہ نماز جو رکوع اور سجدے والی نہیں ہے۔ جیسے نمازِ جنازہ وغیرہ۔

پھر ایسی نماز جو رکوع اور سجدے والی ہے اس کی تین قسمیں ہیں:

(۱) فرض نماز : ہر روز کی پانچ نمازیں۔ اور جمعہ کے دن ظہر کی جگہ نمازِ جمعہ ادا کرنا۔

(۲) واجب نماز : جیسے نمازِ وتر، نمازِ عیدین، ان نوافل کی قضاء کرنا جو شروع کرنے کے بعد توڑ دیئے ہوں۔، اور طواف کے بعد دو رکعتیں پڑھنا اور وہ نفل جن کے پڑھنے کی نذر مان لی ہو۔

(۳) نفل : فرض اور واجب کے علاوہ باقی نمازیں، جیسے نمازِ تہجد (یہ نماز بڑی فضیلت اور برکت کی حامل ہے) اور نمازِ اشراق، نمازِ چاشت اور نمازِ زوال، نمازِ اوّابین، نمازِ استخارہ، نمازِ حاجت، نمازِ توبہ، تحیۃ المسجد، تحیۃ الوضوء وغیرہ۔

❖❖❖❖❖

فرضیّت نماز کی شرائط : نماز کے فرض ہونے کی تین شرطیں ہیں جس شخص میں یہ تینوں شرائط پائی جائیں اس پر نماز پڑھنا فرض ہے:

(۱) مسلمان ہونا : لہٰذا کافر پر نماز فرض نہیں۔

(۲) بالغ ہونا : لہٰذا نابالغ پر نماز فرض نہیں ہے۔

(۳) عقل مند ہونا : لہٰذا مجنون پر نماز فرض نہیں ہے۔

یہ یاد رہے کہ نابالغ بچّے پر اگرچہ نماز فرض نہیں ہے تاھم والدین کو چاہئے کہ جب بچہ سات سال کی عمر کو پہنچ جائے تو اسے نماز پڑھنے کا حکم دیں۔ اور جب دس سال کی عمر کو پہنچ جائے تو اسے مار پیٹ کے ذریعے نماز پڑھوائیں تاکہ نماز فرض ہونے سے پہلے پہلے نماز کی عادت ہو جائے۔

❖❖❖❖❖

نمازوں کی تعداد (رکعات اور اوقات)

اللہ تعالیٰ نے دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں جن کی رکعات اور ان کے اوقات کی تفصیل درجِ ذیل ہے۔

(۱) نمازِ فجر :

نمازِ فجر میں دو رکعتیں پڑھنا فرض ہے۔ رات کے آخری حصّے میں صبح ہونے سے پہلے مشرق کی جانب افق (آسمان کا کنارہ) پر مشرق سے مغرب کی طرف اگر لمبی سفیدی دکھائی دے۔ جو کچھ دیر کے بعد ختم ہو جاتی ہے اس کو "فجرِ کاذب" کہتے ہیں اس وقت فجر کا وقت شروع نہیں ہوتا۔

پھر تھوڑی دیر بعد آسمان کے افق اور کنارے پر جب سورج اٹھارہ درجے زیرِ افق ہوتا ہے تو چوڑائی میں سفیدی نمودار ہوتی ہے اور جب سورج پندرہ درجے زیرِ افق رہ جاتا ہے تو وہ روشنی تیزی سے بڑھنا شروع ہو جاتی ہے اور تھوڑی دیر میں بالکل اجالا ہو جاتا ہے۔ تو جس وقت سے یہ چوڑی سفیدی دکھائی دے تو اس کو "فجرِ صادق" کہتے ہیں۔ فجر صادق کے طلوع ہونے سے فجر کی نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ اور طلوعِ آفتاب تک باقی رہتا ہے۔ اور جب آفتاب کا ذرا سا کنارہ نکل آتا ہے۔ تو فجر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

(۲) نمازِ ظہر :

نمازِ ظہر میں چار رکعتیں پڑھنا فرض ہے۔ زوالِ شمس (دوپہر ڈھل جانے) کے بعد سے ظہر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور جتنا سایہ ٹھیک دوپہر کے وقت ہوتا ہے جسے سایہ اصلی بھی کہتے ہیں اسے چھوڑ کر جب تک ہر چیز کا سایہ دوگنا نہ ہو جائے ظہر کا وقت رہتا ہے۔ سایۂ اصلی چھوڑ کر جب ہر چیز کا سایہ دوگنا (مثلِ ثانی) ہو جائے تو ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔ اور عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ یہ تفصیل حضرتِ امامِ ابو حنیفہؒ کے مذہب کے مطابق ہے۔ اور اسی بات پر فتویٰ دیا جاتا ہے۔

حضرتِ امامِ اعظم کے دونوں جلیل القدر شاگرد حضرت امام ابو یوسفؒ اور حضرت امام محمدؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ سایۂ اصلی کو چھوڑ کر جب ہر چیز کا سایہ اس سے ایک گنا (مثل اول) ہو جائے تو ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ احتیاط اس میں ہے کہ ظہر مثل اول سے پہلے پہلے پڑھ لی جائے۔ البتہ مسافر اس سہولت سے یہ فائدہ اٹھا سکتا ہے کہ ظہر کو مثلِ ثانی کے اخیر میں پڑھ لیں اور مثل ثانی کے پورا ہونے پر عصر اول وقت میں ادا کر لے۔ یوں جمع کرنے سے مسافر کو سہولت بھی حاصل ہو جاتی ہے اور نماز بھی اپنے اپنے وقت میں ادا ہو جاتی ہے۔

سایۂ اصلی کا مطلب : مشرق سے سورج نکل کر جتنا بلند ہوتا رہتا ہے اسی قدر مخالف سمت میں ہر چیز کا سایہ گھٹتا رہتا ہے یہاں تک کہ ٹھیک دوپہر کے وقت ایک وقت ایسا آتا ہے کہ سایہ گھٹنا موقوف ہو جاتا ہے۔ یہ ٹھیک زوال کا وقت ہوتا ہے۔ اس وقت جو سایہ بظاہر رکا ہوا محسوس ہوتا ہے اسے " سایۂ اصلی" کہتے ہیں۔ پھر سورج جب ہر چیز سے ڈھل کر مغرب کی سمت ہوتا ہے۔ تو چند منٹ سایہ رکنے کے بعد مشرقی جانب بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔

(۳) نمازِ عصر :

نمازِ عصر میں چار رکعتیں پڑھنا فرض ہے۔ اوپر ذکر کردہ تفصیل کے مطابق جب ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے تو عصر کی نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور سورج کے غروب ہونے تک رہتا ہے۔ سورج جب غروب کے قریب ہوتا ہے

تو اس کا رنگ بدل جاتا ہے اور دھوپ زرد پڑ جاتی ہے اور سورج پر نظریں جمانا آسان ہوتا ہے اس وقت نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ تاھم اسی دن کی عصر اگر کسی وجہ سے رہ گئی تو ادا کرنے کی گنجائش ہے۔

(۴) نمازِ مغرب :

نمازِ مغرب میں تین رکعتیں پڑھنا فرض ہے۔ سورج غروب ہونے پر مغرب کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ پھر جب تک مغربی جانب آسمان کے کنارے پر سرخی (جسے شفق احمر کہتے ہیں) باقی رہے اس وقت تک مغرب کا وقت رہتا ہے۔ پھر جب سرخی ختم ہو جائے تو مغرب کا وقت ختم ہو کر عشاء کی نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔

لیکن یاد رہے کہ مغرب کی نماز جلدی ادا کرنا مستحب ہے۔ اتنی دیر کرنا کہ خوب تارے نکل آئیں مکروہ ہے۔

مذکورہ بالا تفصیل صاحبین (حضرت امام ابو یوسف اور امام محمدؒ) کے نزدیک ہے۔

جبکہ امامِ اعظم ابوحنیفہؒ کا ارشاد گرامی یہ ہے کہ مغرب کی جانب سرخی کے غائب ہو جانے کے بعد شمالاً جنوباً جو سفیدی ظاہر ہوتی ہے (جسے شفقِ ابیض کہتے ہیں) اس وقت تک مغرب کی نماز کا وقت رہتا ہے۔ جب یہ سفیدی چھپ جائے تو عشاء کی نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔

لہٰذا احتیاط اس میں ہے کہ مغرب کی نماز شفقِ احمر ختم ہونے سے پہلے پہلے پڑھ لے۔ اور عشاء کی نماز "شفقِ ابیض" کے غائب ہونے کے بعد پڑھے تا کہ تمام ائمہ کے ارشادات کے مطابق نماز صحیح ہو جائے۔

(۵) نمازِ عشاء :

نمازِ عشاء میں چار رکعتیں پڑھنا فرض ہے۔ شفق کے غروب ہونے کے بعد جب مغرب کا وقت ختم ہو جاتا ہے تو عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ جو صبح صادق کے طلوع ہونے تک رہتا ہے۔

نمازِ وتر :

نمازِ وتر واجب ہے اور اس کی ادائیگی کا وقت عشاء کا وقت ہے مگر یہ فرضوں کے تابع ہے۔ لہٰذا عشاء کے فرضوں سے پہلے وتر ادا کرنا جائز نہیں ہے اگر کسی نے ایسا کر لیا تو فرضوں کے بعد اس کا اعادہ کرنا لازم ہے۔

❖❖❖❖

عملی مشق

سوال نمبر۱

درج ذیل مسائل میں سے صحیح اور غلط کی (✓) اور (×) کے ساتھ نشاندہی کریں۔ صحیح/غلط

(۱) عیدین کی نماز ادا کرنا واجب ہے۔ ☐ ☐

(۲) نماز کے فرض ہونے کی چار شرائط ہیں۔ ☐ ☐

(۳) مجنون کے لئے نماز ادا کرنا فرض نہیں ہے۔ ☐ ☐

(۴) زوالِ شمس کے بعد جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو جائے، تب ظہر کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ ☐ ☐

(۵) ہر چیز کے حجم کے برابر جو سایہ ہوتا ہے، اسے سایہ اصلی کہتے ہیں۔ ☐ ☐

(۶) فجر صادق کے طلوع ہونے سے فجر کی نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ ☐ ☐

(۷) غروب شمس سے پہلے جب سورج کی رنگت بدل جائے تو نماز عصر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔ ☐ ☐

(۸) سورج غروب ہونے کے بعد سب سے پہلے آسمان کے کنارے پر چھانے والی سرخی کو شفق ابیض کہتے ہیں۔ ☐ ☐

(۹) نماز مغرب کا وقت شفق ابیض کے ختم ہونے سے تمام ائمہ کے نزدیک ختم ہو جاتا ہے۔ ☐ ☐

(۱۰) نماز عشاء کا وقت صبح صادق کے طلوع ہونے تک رہتا ہے۔ ☐ ☐

سوال نمبر۲

مناسب الفاظ چن کر خالی جگہیں پُر کریں:

(۱) نماز وتر پڑھنا.......... ہے۔

(فرض، واجب، سنت)

(۲) تحیۃ المسجد..........نمازوں میں سے ہے۔

(نفل، واجب، سنت)

(۳) سات سال کے بچے پر نماز فرض..........

(ہے، نہیں)

(۴) رات کے آخری حصہ میں صبح ہونے سے پہلے مشرقی افق پر جو سب سے پہلے روشنی نمودار ہوتی ہے اسے .... کہتے ہیں۔

(شفقِ ابیض، فجر کاذب)

(۵) سایہ اصلی کے علاوہ جب ہر چیز کا سایہ..........ہو جائے تو ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

(دوگنا، تین گنا)

(۶) غروب شمس سے پہلے جب سورج کی رنگت بدل جائے تو اس وقت نماز پڑھنا..........ہے۔

(ناجائز، مکروہ)

(۷) مغرب کی نماز جلدی ادا کرنا..........ہے۔

(واجب، مستحب، سنت)

(۸) سات سال کے بچے پر نماز فرض..........۔

(ناجائز، مکروہ)

(۹) بہتر یہی ہے کہ مغرب کی نماز..........کے ختم ہونے سے پہلے پڑھ لے اور عشاء کی..........کے غائب ہونے کے بعد پڑھے۔

(شفقِ ابیض، شفق احمر)

(۱۰) نماز وتر عشاء کے وقت میں فرض نماز سے پہلے پڑھنا.......... ہے۔

(جائز، ناجائز)

❖❖❖❖❖

نمازوں کے مستحب اوقات

نمازِ فجر کا مستحب وقت :

مردوں کیلئے مستحب ہے کہ فجر کی نماز ایسے وقت شروع کریں جب روشنی پھیل جائے۔ اور اس قدر وقت باقی ہو کہ اگر نمازِ فجر میں چالیس پچاس آیات کی اچھی طرح تلاوت کی جائے اور نماز سے فراغت کے بعد اگر نماز کا اعادہ کرنا چاہیں تو طلوعِ آفتاب سے پہلے پہلے چالیس پچاس آیتیں نماز میں پڑھ سکیں۔

اور عورتوں کے لئے ہمیشہ "غلس" یعنی اندھیرے میں فجر کی نماز پڑھنا مستحب ہے۔

نمازِ ظہر کا مستحب وقت :

موسمِ گرما میں ظہر کی نماز اس قدر تاخیر سے پڑھنا مستحب ہے کہ گرمی کی تیزی کا وقت ختم ہو جائے۔

اور موسمِ سرما میں اوّل وقت پڑھ لینا مستحب ہے تاہم اگر آسمان پر بادل ہوں تو تاخیر سے پڑھنا مستحب ہے تا کہ سورج کے زوال کا مکمل یقین ہو جائے۔ البتہ جمعہ کی نماز ہمیشہ اوّل وقت پڑھنا ہی مستحب ہے۔

نمازِ عصر کا مستحب وقت :

عصر کی نماز کو دیر سے ادا کرنا مستحب ہے، تاہم اتنی دیر درست نہیں کہ دھوپ کا رنگ بدل جائے اور سورج میں زردی آجائے۔

نمازِ مغرب کا مستحب وقت :

مغرب کی نماز میں جلدی کرنا اور سورج غروب ہوتے ہی پڑھنا مستحب ہے البتہ بادل والے دن تاخیر سے پڑھنا مستحب ہے۔

نمازِ عشاء کا مستحب وقت :

عشاء کی نماز میں ایک تہائی رات تک تاخیر کرنا مستحب ہے اور اس کے بعد آدھی رات تک تاخیر مباح ہے اور آدھی رات کے بعد تاخیر مکروہِ تحریمی ہے۔

نمازِ وتر کا مستحب وقت :

اگر کوئی شخص نمازِ تہجد کا عادی ہو اور اسے اخیر رات میں اٹھنے کا مکمل بھروسہ ہو تو اسکو وتر کی نماز تہجد کے نوافل کے بعد ادا کرنا مستحب ہے۔ لیکن اگر آنکھ کھلنے کا اعتبار نہ ہو تو عشاء کے بعد سونے سے پہلے ہی وتر پڑھ لینا چاہیے۔

❖❖❖❖❖

وہ اوقات جن میں نماز پڑھنا ممنوع ہے :

وہ اوقات جن میں سرے سے کوئی نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ وہ تین اوقات ہیں ان میں فرض نماز پڑھنا جائز ہے اور نہ قضا ء نماز پڑھنا۔ وہ اوقات مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) عین طلوعِ شمس کے وقت۔

(۲) ٹھیک زوال کے وقت

(۳) عین غروبِ شمس کے وقت۔ البتہ اگر عصر کی نماز نہ پڑھی ہو تو سورج غروب ہوتے وقت بھی پڑھ سکتے ہیں۔ ان تینوں اوقات میں جس طرح کوئی نماز پڑھنا جائز نہیں ہے اسی طرح سجدۂ تلاوت بھی جائز نہیں ہے۔

اگر کوئی چیز ایسی ہے جو واجب ہی ان تینوں ممنوع اوقات میں ہوئی ہو تو پھر اسے کراہت کے ساتھ ادا کرنا جائز ہے۔ جیسے کسی شخص نے ان اوقات میں آیتِ سجدۂ تلاوت کی اور سجدہ بھی کرلیا تو سجدہ ادا تو ہو جائے گا مگر مکروہ ہوگا۔

اسی طرح اگر ان اوقات میں کوئی جنازہ آگیا تو اس پر نمازِ جنازہ پڑھنا جائز تو ہے مگر مکروہ ہے۔

✣✣✣✣✣

وہ اوقات جن میں نماز پڑھنا مکروہ ہے :

درجِ ذیل اوقات میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

(۱) طلوعِ فجر کے بعد فجر کی دو سنت کے علاوہ نفل نماز پڑھنا۔ نمازِ فجر کے بعد طلوعِ آفتاب تک۔

(۲) نمازِ عصر کے بعد غروبِ آفتاب تک۔

(۳) جمعہ کے دن جب خطیب خطبہ دینے کیلئے نکلتا ہے اس کے فرض نماز سے فارغ ہونے تک۔

(۴) اقامت کے دوران۔ لیکن اس سے فجر کی سنتیں مستثنیٰ ہیں وہ اقامت کے دوران پڑھنا اور اقامت ہو چکنے کے بعد جماعت والی جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ پڑھنا جبکہ جماعت فجر ملنے کا یقین ہو بلا کراہت جائز ہے کیونکہ ان کی بڑی اہمیت ہے اور احادیثِ مبارکہ میں ان کی بڑی تاکید آئی ہے۔

(۵) نمازِ عید سے پہلے کسی قسم کی نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ خواہ عید گاہ میں ہو یا گھر میں البتہ نمازِ عید سے فراغت کے بعد عید گاہ میں بدستور مکروہ ہے۔ تاہم گھر میں آکر پڑھنا جائز ہے۔

(۶) جب وقت اس قدر تنگ ہو کہ نفل نماز میں مشغولی کی وجہ سے فرض فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو تو نفل نماز

پڑھنا مکروہ ہے۔

(۷) کھانا موجود ہو اور سخت بھوک کی حالت ہو کہ کھانا نہ کھانے کی صورت میں اس طرف دھیان لگا رہے۔

(۸) پیشاب پاخانہ وغیرہ کے تقاضے کے وقت ہر قسم کی نماز مکروہ ہے۔ خواہ فرض ہو یا نفل۔

(۹) اسی طرح پیٹ میں گیس (ریح) ہو اور اسے روکے رکھنا اور اسی حالت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

(۱۰) ایسی چیز کی موجودگی کے دوران نماز پڑھنا مکروہ ہے جو اسکے خشوع میں خلل ڈالے اور نماز میں اپنی طرف متوجہ کرے۔

(۱۱) حاجی کیلئے میدانِ عرفات میں یوم عرفہ (۹ ذی الحج) کو ظہر اور عصر کی نماز کے درمیان کوئی نفل پڑھنا۔

یہ یاد رہے کہ یہ مسئلہ اس وقت ہے جب ظہر اور عصر کو جمع کرنے کی تمام شرائط پائی جائیں۔ آج کل شرائط نہ پائے جانے کی وجہ سے حنفی حاجی چونکہ ظہر اور عصر اپنے اپنے وقت میں خیموں کے اندر باجماعت ادا کرتے ہیں۔ لہٰذا ان کے لئے نوافل پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔

(۱۲) حاجی کیلئے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز کے درمیان کوئی نفل پڑھنا۔

نوٹ: فجر اور عصر کے بعد نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے مگر ان اوقات میں قضا نماز پڑھنا اور سجدہ تلاوت ادا کرنا مکروہ نہیں ہے۔

❖❖❖❖❖

عملی مشق

سوال نمبر ۱

درجِ ذیل مسائل میں سے صحیح اور غلط کی (✓) کے ساتھ نشاندہی کریں۔ صحیح / غلط

(۱) نماز فجر کا مردوں کے لئے مستحب وقت یہ ہے کہ روشنی نکلنے سے پہلے ہی پڑھ لیں۔ ☐ ☐

(۲) عصر کی نماز کو دیر سے ادا کرنا مستحب ہے۔ ☐ ☐

(۳) موسم گرما میں ظہر کی نماز جلدی ادا کرنا مستحب ہے۔ ☐ ☐

(۴) عین طلوع شمس کے وقت نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ ☐ ☐

(۵) زوال کے وقت نماز پڑھنا تو ممنوع ہے، البتہ سجدہ تلاوت ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ☐ ☐

(٦) نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنا ممنوع ہے۔ ☐ ☐

(۷) نفل میں مشغول ہونے کی صورت میں فرض فوت ہونے کا اندیشہ ہو، تو نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ ☐ ☐

(۸) عین غروب کے وقت نماز جنازہ پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔ ☐ ☐

(۹) حاجی کیلئے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کے درمیان نفل پڑھنا مستحب ہے۔ ☐ ☐

(۱۰) سخت بھوک کی حالت میں کھانا چھوڑ کر نماز پڑھنا مستحب ہے۔ ☐ ☐

سوال نمبر ۲

مناسب الفاظ چن کر خالی جگہیں پُر کریں:

(۱) .... کیلئے ہمیشہ غلس میں نماز پڑھنا مستحب ہے۔

(بچوں، عورتوں، جوانوں، بوڑھوں)

(۲) نماز عشاء میں .... رات تک تاخیر کرنا مستحب ہے۔

(نصف رات، ایک تہائی، صبح صادق)

(۳) تہجد کی نماز کے بعد وتر کی نماز ادا کرنا اس شخص کے لئے .... ہے جو صبح تہجد پڑھنے کا عادی ہو۔

(مباح، مستحب، سنت)

(۴) عین زوال کے وقت نماز پڑھنا .... ہے۔

(جائز، مکروہ، ممنوع)

(۵) جمعہ کے دن خطبہ کے وقت نماز پڑھنا .... ہے۔

(مکروہ، مستحب، ممنوع)

(٦) .... سے پہلے کسی قسم کی نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

(تہجد، نماز عید، نماز ظہر)

(۷) پیشاب، پاخانے کے تقاضے کے وقت .... کی نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

(فرض، نفل، واجب، ہر قسم کی نماز)

(۸) پیٹ میں ہوا ہو تو نماز پڑھنا .... ہے۔

(ناجائز، مکروہ)

(۹) سورج زرد ہونے کے بعد نماز پڑھنا .... ہے۔

(مکروہ، جائز، مستحب)

(۱۰) .... کے وقت نماز پڑھنا ممنوع ہے۔

(صبح صادق، عین غروب)

❖❖❖❖

اذان اور اقامت کے احکام

اذان اور اقامت کا حکم :

پانچوں وقت کی فرضِ عین نمازوں اور جمعہ کو جماعت سے ادا کرنے کیلئے اذان دینا مردوں پر سنتِ مؤکدہ ہے اور ترک پر گناہ ہے۔ یہ ہر شہر و بستی کیلئے سنّتِ مؤکدہ علی الکفایہ ہے یعنی ہر شہر اور بستی میں ایک شخص کی اذان کفایت کرتی ہے اور اگر کسی ایک نے اذان نہ کہی تو وہاں کے سب لوگ گناہ گار ہوں گے۔ اور اگر شہر وسیع ہو اور بڑے بڑے محلّے ہوں کہ ایک محلّے کی اذان دوسرے محلّے میں نہ پہنچتی ہو تو محلّے والے اگر ترک کریں تو وہ بھی سب گناہ گار ہوں گے۔

اگر اہلِ شہر اذان کے ترک پر اتفاق کرلیں امام محمدؒ کے نزدیک ان سے جنگ حلال ہے۔ کیونکہ اذان اسلام کے شعائر (بڑی علامتوں) میں سے ہے اور اس کے ترک میں دین کی قدر و قیمت کو گھٹانا ہے۔

اقامت بھی پانچوں فرضِ عین نمازوں اور جمعہ کیلئے سنّت ہونے میں اذان کی مانند ہے۔ البتہ اذان کا سنّت ہونا اقامت کی نسبت زیادہ مؤکد ہے۔

ان کے علاوہ جو نمازیں ہیں خواہ وہ فرضِ کفایہ ہوں یا واجب یا سنّت و نوافل جیسے نمازِ جنازہ، وتر، عیدین، کسوف، خسوف، استسقاء، تراویح اور دیگر نوافل ان سب کیلئے اذان اور اقامت نہیں ہے۔

مسجد کے اندر اذان اور اقامت کے بغیر فرض نماز کو جماعت سے پڑھنا سخت مکروہ ہے۔

❖❖❖❖❖

اذان کے مستحبات :

درجِ ذیل امور اذان کیلئے مستحب ہیں۔

(۱) مؤذن باوضو ہو۔

(۲) مؤذن سنت طریقے اور نماز کے اوقات کو جاننے والا ہو۔

(۳) مؤذن نیک وصالح آدمی ہو۔

(۴) مؤذن اذان کے وقت قبلہ رو ہو۔

(۵) مؤذن اذان کے وقت اپنی انگلیوں کو کانوں میں داخل کرے۔

(۶) مؤذن جب "**حَيَّ عَلَى الصَّلاَة**" کہے تو اپنے چہرے کو دائیں جانب پھیر لے۔ اور جب "**حَيَّ عَلَى الْفَلاَح**" کہے تو اپنے چہرے کو بائیں جانب پھیر لے۔

(۷) مؤذن اذان اور اقامت کے درمیان اتنا وقفہ کرے کہ نماز باجماعت پر ہمیشگی کرنے والے حاضر ہو جائیں۔ بہر حال جب نماز کا وقت فوت ہونے کا خطرہ ہو تو نماز کو مؤخر نہ کیا جائے۔

(۸) مؤذن مغرب کی اذان اور نماز میں تین چھوٹی آیت یا تین قدم چلنے کی مقدار وقفہ کرے۔

(۹) مستحب ہے اس شخص کیلئے جو اذان سنے کہ اپنی مصروفیات ترک کر دے اور جو الفاظ مؤذن کہے اس کے جواب میں اُسی طرح کہے لیکن "**حَيَّ عَلَى الصَّلاَة**" و "**حَيَّ عَلَى الْفَلاَح**" کے جواب میں "**لاحَوْلَ وَلاقُوَّةَ اِلاّبِاللّٰه**" اور صبح کی اذان میں "**اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌمِّنَ النَّوم**" کے جواب میں "**صَدَقْتَ وَ بَرَرْتَ**" کہے۔

یاد رہے کہ **اشھد أن محمد رسول اللّٰه** کے جواب میں یہی کلمات کہنے چاہئے۔ چونکہ آپ کا نامِ نامی سنا اور کہا گیا ہے۔ لہٰذا ساتھ درود شریف بھی پڑھ لے۔

◉ اگر کئی مساجد سے اذان کی آواز آ رہی ہو تو پہلی اذان کا جواب دے دوسری اذانوں کا جواب ضروری نہیں

(۱۰) مؤذن اور سامع کیلئے اذان کے بعد ان کلمات کیساتھ دعا کرنا مستحب ہے

"اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَاماً مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَہ.

اذان کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف اور درج ذیل دعا پڑھنا بھی ثابت ہے:

"رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبّاً وَبِالاِسْلَامِ دِیْناً وَبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا"

✣✣✣✣

اذان کے مکروہات :

اذان کے مکروہات مندرجہ ذیل ہیں :

(۱) گانے کی طرز پر اذان دینا مکروہ ہے۔

(۲) بے وضو کی اذان اور اقامت مکروہ ہے۔

(۳) جنبی کی اذان مکروہ ہے۔

(۴) ناسمجھ بچّے کی اذان مکروہ ہے۔

(۵) پاگل کی اذان مکروہ ہے۔

(۶) نشے کی حالت میں اذان دینا مکروہ ہے۔

(۷) عورت کا اذان دینا مکروہ ہے۔

(۸) فاسق کا اذان دینا مکروہ ہے۔

(۹) بیٹھ کر اذان دینا مکروہ ہے۔

(۱۰) اذان اور اقامت کے دوران مؤذن کیلئے کلام کرنا مکروہ ہے۔ اگر مؤذن نے اذان میں کلام کیا تو اذان کا اعادہ کرنا مستحب ہے۔ اور اگر مؤذن نے اقامت میں کلام کیا تو اقامت کا اعادہ نہیں کیا جائے گا۔

(۱۱) شہر میں جمعہ کے دن ظہر کی نماز کیلئے اذان اور اقامت کہنا مکروہ ہے۔

اذان میں کراہت ہو تو اس کا اعادہ کرنا مستحب ہے۔ اگر اقامت میں کراہت ہو تو اس کا اعادہ نہ کیا جائے۔

ملاحظہ: جس شخص کی ایک سے زائد نمازیں فوت ہو جائیں اور وہ ایسی جگہ پر ہے جہاں پہلے اذان اور

اقامت نہیں ہوئی تو پہلی فوت شدہ نماز کیلئے اذان اور اقامت دونوں کہے گا اور باقی میں اس کو اختیار ہے اذان اور اقامت دونوں کہے یا صرف اقامت پر اکتفا کرے۔ لیکن اگر شہر اور بستی میں جہاں باقاعدہ اذان اور جماعت کا اہتمام ہوتا ہے وہاں اگر کسی کی نماز قضاء ہو جائے تو اس کے لئے اذان مسنون نہیں ہے۔

❖❖❖❖❖

اذان دینے کا مسنون طریقہ :

اذان کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ اذان دینے والا دونوں حدثوں سے پاک ہو اور اگر لاؤڈ اسپیکر نہ ہو تو کسی اونچے مقام پر خواہ مسجد سے علیحدہ ہو یا مسجد کی چھت پر قبلہ رو کھڑا ہو اور اپنے دونوں کانوں کے سوراخوں کو شہادت کی انگلی سے بند کر کے اپنی طاقت کے موافق بلند آواز سے ان کلمات کو کہے" اللہ اکبر" (چار بار) پھر" اشھدان لا الٰہ الّا اللّٰہ" (دومرتبہ) پھر" اشھدانّ محمّدرّسول اللّٰہ" (دومرتبہ) پھر" حیّ علی الصّلوٰۃ" (دومرتبہ) پھر" حیّ علی الفلاح" (دومرتبہ) پھر" اللّٰہ اکبر" (دومرتبہ) پھر" لا الٰہ الّا اللّٰہ" (ایک مرتبہ)۔ اور حیّ علی الصّلوٰۃ" کہتے وقت اپنے چہرے کو داہنی طرف اور حیّ علی الفلاح کہتے وقت اپنے چہرے کو بائیں طرف پھیر لیا کرے۔ اسطرح کہ سینہ اور قدم قبلے سے نہ پھرنے پائیں اور فجر کی اذان میں حیّ علی الفلاح کے بعد" اَلصّلوٰۃ خَیرٌمِّنَ النَّوم" (دومرتبہ) کہے۔ اس طرح فجر کی اذان میں کل سترہ کلمات اور باقی اذانوں میں کلمات کل پندرہ ہیں۔

◉ اذان اور اقامت میں اس بات کا خیال رکھا جائے کہ ہر کلمہ کے آخر کو ساکن پڑھا جائے۔ اس پر اعراب پڑھنا خلاف سنت ہے۔ مثلاً اَللّٰہُ اَکْبَرْ اَللّٰہُ اَکْبَر کو اللّٰہ اکبرُ اللّٰہ اکبرُ پڑھنا غلط ہے۔ پھر اذان میں تو ہر کلمہ کے بعد وقف کرنا چاہئے۔ اور اقامت میں دو کلمات کے بعد۔ یہ یاد رہے کہ اذان اور اقامت میں دو تکبیروں کو ایک کلمہ شمار کیا جاتا ہے۔

❖❖❖❖❖

عملی مشق

سوال نمبر ا

درجِ ذیل مسائل میں سے صحیح اور غلط کی (✓) کے ساتھ نشاندہی کریں۔ صحیح/غلط

(ا) پانچوں وقت کی فرض نمازوں کے لئے اذان مردوں کے لئے فرض ہے۔ ☐ ☐

(۲) فرض نمازوں کے لئے اقامت کہنا مستحب ہے۔ ☐ ☐

(۳) اذان اور اقامت کے بغیر مسجد میں فرض نماز با جماعت ادا کرنا مکروہ ہے۔ ☐ ☐

(۴) اذان کے لئے مؤذن کا باوضو ہونا مستحب ہے۔ ☐ ☐

(۵) مؤذن کے لئے مستحب ہے کہ وہ مغرب کی اذان اور اقامت میں چار رکعت ادائیگی کی مقدار وقفہ کرے۔ ☐ ☐

(۶) مؤذن کے لئے دونوں حدثوں سے پاک ہو کر اذان دینا فرض ہے۔ ☐ ☐

(۷) فاسق کے لئے اذان دینا مکروہ ہے۔ ☐ ☐

(۸) مؤذن کا اذان کے دوران اپنی انگلیوں کو کانوں میں داخل کرنا مسنون ہے۔ ☐ ☐

(۹) نشے کی حالت میں اذان دینا مکروہ ہے۔ ☐ ☐

(۱۰) مؤذن کو چاہئے کہ حی علی الفلاح کہتے وقت اپنے منہ کو دائیں طرف پھیر لے۔ ☐ ☐

سوال نمبر ۲

مناسب الفاظ چن کر خالی جگہیں پُر کریں:

(۱) اذان کا سنت ہونا اقامت کی بہ نسبت .... ہے۔

(کم مؤکد، زیادہ مؤکد)

(۲) بڑے شہر کے اندر جہاں ایک محلے کی اذان دوسروں تک نہ پہنچتی ہو وہاں ایک اذان شہر کے تمام محلوں کے لئے .... ہے۔

(کافی، ناکافی)

(۳) مؤذن کا اذان کے وقت قبلہ رخ ہونا .... ہے۔

(سنت، مستحب، فرض، مباح)

(۴) گانے کی طرز پر اذان دینا .... ہے۔

(حرام، ناجائز، مکروہ)

(۵) بیٹھ کر اذان دینا .... ہے۔

(مکروہ، جائز، ناجائز)

(۶) اذان اسلام کے............ میں سے ہے۔

(مستحبات، شعائر، عام احکامات)

(۷) مؤذن کا نیک صالح ہونا............ ہے۔

(مستحب، واجب)

(۸) فاسق کا اذان دینا............ ہے۔

(بدعت، مکروہ، جائز)

(۹) اذان سن کر اپنی مصروفیات ترک کر دینا............ ہے۔

(مستحب، سنت، واجب)

(۱۰) فجر کی اذان میں کل............ کلمات ہیں۔

(تیرہ، سترہ، انیس، پندرہ)

❖❖❖❖

نماز کی شرائط کا بیان :

چند چیزیں جو کہ نماز کی حقیقت میں تو داخل نہیں لیکن نماز کی صحت کا مدار ان پر ہے۔اس حیثیت سے اگر ان میں سے ایک بھی فوت ہو جائے تو نماز صحیح نہ ہوگی اور ان چیزوں کو شروطِ صلوٰۃ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔اور ان کی مقدار چھ ہے۔

(۱) طہارت کا ہونا :

نماز کے صحیح ہونے کے لئے پہلی شرط طہارت ہے، طہارۃ کے بغیر نماز صحیح نہ ہوگی اور طہارت سے مراد چند اشیاء کی طہارت ہے:

(ا) نمازی کا بدن حدثِ اصغر اور حدثِ اکبر سے پاک ہو۔

(ب) نمازی کا بدن نجاست کی اتنی مقدار سے پاک ہونا ضروری ہے جو کہ معاف نہیں ہے۔(جس کی تفصیل نجاستوں کے بیان میں گزر چکی ہے)۔

(ج) جس کپڑے پر نماز پڑھنی ہے وہ بھی نجاست کی اتنی مقدار سے پاک ہو جو کہ معاف نہیں ہے۔

◉ اگر کوئی شخص معذور ہے جیسے مستحاضہ عورت، سلسل البول (مسلسل پیشاب یا قطروں کا مریض) یا ایسا زخمی جس کے زخموں سے خون مسلسل رستا رہتا ہے۔ تو اس کے لئے کپڑوں کی پاکی کا حکم یہ ہے کہ اگر اسے یقین ہو کہ ایک مرتبہ کپڑا دھونے کے بعد نماز سے فارغ ہونے تک دوبارہ ناپاک نہیں ہوگا تو اسے دھونا واجب ہے۔ اور اگر یہ یقین ہو کہ نماز سے فارغ ہونے سے پہلے دوبارہ ناپاک ہو جائیگا تو دھونا واجب نہیں۔ انہیں نجس کپڑوں میں نماز پڑھ سکتا ہے۔

(د) جس جگہ پر نماز پڑھنی ہو وہ جگہ بھی نجاست سے پاک ہو اور جگہ سے مراد (کھڑے ہونے کی جگہ) قدموں کی جگہ، ہاتھ رکھنے کی جگہ، گھٹنے رکھنے کی جگہ اور پاؤں رکھنے کی جگہ ہے۔

◉ جس شخص کے پاس نجاست زائل کرنے کیلئے کوئی چیز نہ ہو وہ شخص نجاست کے ساتھ نماز پڑھے اور نماز کا اعادہ بھی نہ کرے۔

◉ ناپاک کپڑے کے پاک کنارے پر نماز پڑھنا اس وقت درست ہے جبکہ ایک کنارہ کو حرکت دینے سے دوسرے کنارے کو حرکت نہ ہو۔

❖❖❖❖❖

(۲) ستر چھپانا :

نماز کے صحیح ہونے کے لئے دوسری شرط ستر چھپانا ہے۔ اگر ستر ڈھانپنے پر قادر ہو تو پھر ستر چھپائے بغیر نماز درست نہ ہوگی اور ستر چھپانے سے مراد یہ ہے کہ نماز کی ابتداء سے لیکر انتہا تک ستر ڈھانپا ہوا ہو۔

اگر عضو کا چوتھائی حصہ نماز شروع کرنے سے پہلے کھلا ہوا ہو تو نماز درست نہ ہوگی۔ اور اگر نماز کے دوران عضو کا چوتھائی حصہ ایک رکن کی مقدار کھل جائے تو نماز باطل ہو جائیگی۔

جب مختلف اعضاء سے ستر کھل جائے اگر ان کا مجموعہ ستر کھلے اعضاء میں سے چھوٹے عضو کے ربع (چوتھائی) تک پہنچ جائے۔ تو نماز باطل ہو جائیگی۔ اور اگر مجموعہ ستر کھلے ہوئے اعضاء میں سے چھوٹے عضو کے ربع تک نہ پہنچے تو اس صورت میں نماز درست ہو جائیگی۔

مرد کے ستر کی مقدار :

مرد کے ستر کی مقدار ناف سے لیکر گھٹنے کی انتہا تک ہے گھٹنہ ستر میں داخل ہے اور ناف ستر میں داخل

نہیں ہے۔

عورت کے ستر کی مقدار :

چہرے، ہتھیلیوں اور قدموں کے علاوہ تمام بدن عورت کے ستر میں داخل ہے۔

❖❖❖❖

متفرقات

- جس شخص کے پاس ستر چھپانے کیلئے کپڑا نہیں اور اسی طرح گھاس اور مٹی وغیرہ بھی نہیں اور ننگے بدن کیساتھ نماز پڑھے اور اعادہ بھی نہ کرے۔
- جس شخص کے پاس چوتھائی کپڑا ہو تو ننگی حالت میں نماز پڑھنا درست نہیں ہے۔
- جس شخص کے پاس ناپاک کپڑا ہے تو اس کیلئے نماز ناپاک کپڑے میں پڑھنا بہتر ہے ننگی حالت میں نماز پڑھنے سے۔
- ننگی حالت میں نماز پڑھنے والا بیٹھ کر اور ٹانگوں کو قبلے کی طرف پھیلا کر نماز پڑھے رکوع اور سجدے کو اشارے سے ادا کرے۔

❖❖❖❖

(۳) نماز کا وقت ہونا :

نماز کے صحیح ہونے کے لئے تیسری شرط نماز کے وقت کا ہونا ہے۔ نماز وقت داخل ہونے سے پہلے درست نہیں اور اوقاتِ نماز تفصیل سے ذکر کر دیئے گئے ہیں۔

(۴) استقبالِ قبلہ:

نماز کے صحیح ہونے کے لئے چوتھی شرط استقبال قبلہ ہے، یعنی قبلہ کی طرف منہ کرنا۔ اس شرط میں تفصیل درج ذیل ہے۔

نمازی آدمی دو حالتوں سے خالی نہیں:

(ا) وہ قبلے کی طرف منہ کرنے پر قادر ہوگا۔

(ب) قبلے کی طرف منہ کرنے پر قادر نہ ہوگا......

پھر جس صورت میں وہ قبلے کی طرف منہ کرنے پر قادر ہوگا یا تو وہ اپنی آنکھوں سے بیت اللہ شریف کو دیکھ رہا ہوگا یا وہ بیت اللہ شریف سے اتنا دور ہوگا کہ وہ اسے دیکھ نہیں سکتا......

(ا) اگر وہ بیت اللہ شریف کو دیکھ رہا ہے یا کسی اونچی جگہ پر کھڑے ہو کر دیکھ سکتا ہو تو پھر نماز میں خاص بیت اللہ شریف کی طرف منہ کرنا ضروری ہے۔

(ب) اور اگر اس قدر دور ہے کہ بیت اللہ شریف اس کی نظروں سے پوشیدہ ہے اور کسی بلندی پر سے دیکھ بھی نہیں سکتا تو پھر خاص بیت اللہ شریف کی طرف نظر کرنا ضروری نہیں ہے۔ بلکہ اس جہت (سمت) کی طرف منہ کرنا ضروری ہے جس جہت میں بیت اللہ واقع ہے۔

اگر نماز پڑھنے والا شخص بیت اللہ شریف سے پینتالیس (۴۵) درجہ تک پھرا ہوا ہو تو اسے جہت قبلہ کے اندر شمار کریں گے۔ اتنے انحراف (پھرنے) سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔ اور اگر چہرہ پینتالیس (۴۵) درجہ سے زائد پھر رہا ہے تو یہ جہتِ قبلہ میں شمار نہیں ہوگا۔ اور اس قدر انحراف نماز کے لئے مفسد ہے۔

❖❖❖❖❖

اگر نمازی ایسا ہے کہ وہ استقبالِ قبلہ پر قادر نہیں ہے تو اسکی دو صورتیں ہے:

(ا) اس وجہ سے استقبالِ قبلہ پر قادر نہیں ہے کہ اس کو کوئی ایسا عذر لاحق ہے جس کی وجہ سے وہ قبلے کی طرف منہ نہیں کر سکتا حالانکہ اس کو قبلے کا علم ہے۔

مثال : قبلے کی طرف منہ کرنے کی صورت میں دشمن کا خوف ہے اور صلوٰۃ الخوف ادا کر رہا ہے۔

مثال : ایسی صورتحال درپیش ہے کہ قبلے کی طرف منہ کرنے کی صورت میں کسی دشمن یا ڈاکو یا درندے کے حملہ کر دینے کا خطرہ ہے۔

مثال : کشتی میں سفر کر رہا ہے اور وہ ایسے تختے پر ہے کہ قبلہ رخ ہونے کی صورت میں کشتی کے غرق ہو جانے کا غالب گمان ہو۔

مثال : وہ ایسا مریض ہے کہ خود قبلہ رخ ہونے کی طاقت نہیں رکھتا اور دوسرا بھی کوئی شخص موجود نہیں جو اسے قبلے کی طرف پھیر دے۔

(ا) بیت اللہ شریف کے نظر آنے کی صورت میں

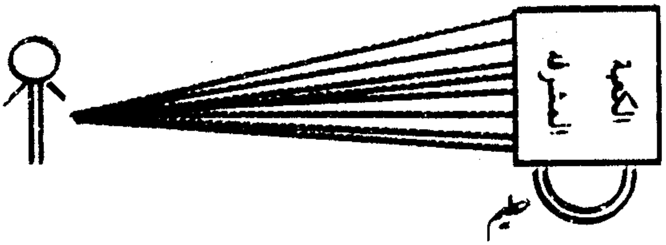

(ب) بیت اللہ شریف کے نظر نہ آنے کی صورت میں

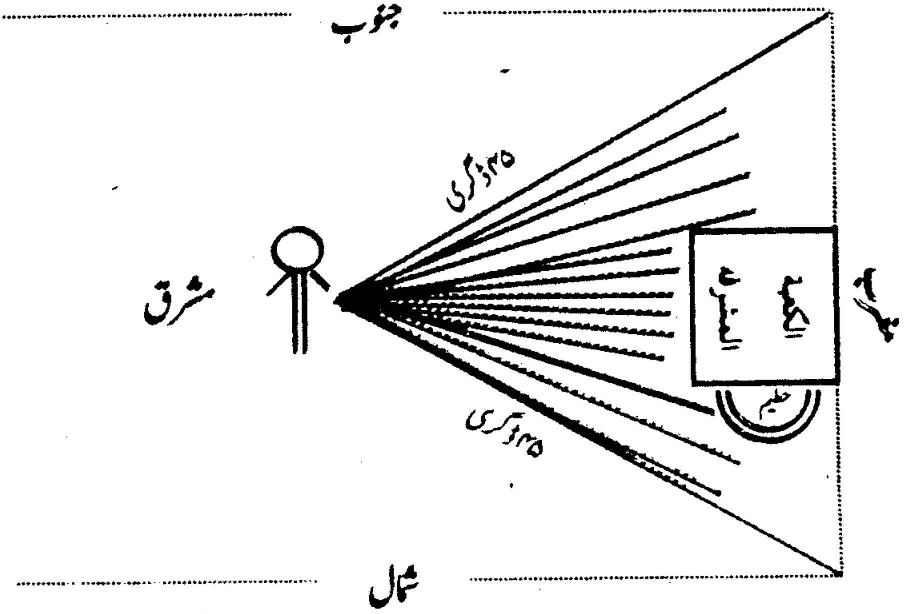

ان تمام صورتوں میں ایسے شخص پر استقبالِ قبلہ شرط نہیں ہے وہ جس طرف بھی نماز پڑھ لے نماز ہو جائیگی۔

(ب) اور اگر اس وجہ سے استقبالِ قبلہ پر قادر نہیں ہے کہ اسے اشتباہ ہو گیا ہے اور پتہ نہیں چل رہا کہ قبلہ کس طرف ہے۔ جیسے کوئی سخت تاریک رات میں جنگل میں موجود ہے۔ پھر اسکی دو صورتیں ہے:

(۱) یا تو قریب کوئی ایسا شخص ہے کہ جو قبلہ کے بارے میں بتا سکتا ہے۔

(۲) قریب میں ایسا کوئی شخص بھی نہیں ہے۔

پہلی صورت میں جب کوئی بتلانے والا موجود ہو تو اس شخص پر واجب ہے کہ اس سے قبلہ کے بارے میں پوچھے اور اس کیمطابق عمل کرے۔ اگر اس نے اس شخص سے نہیں پوچھا خود ہی سوچ بچار کر کے نماز پڑھ لی اور واقعۃً اگر اس نے ٹھیک قبلے کی طرف نماز پڑھ لی تو نماز ہو گئی اور تحرّی (سوچ و بچار) کے نتیجے میں ٹھیک قبلے کی طرف نماز نہیں پڑھی تو اسکی نماز نہیں ہوئی کیونکہ اس شخص پر دوسرے شخص سے راھنمائی لینا واجب تھا۔

دوسری صورت میں جب کوئی بتلانے والا موجود نہ ہو تو اس شخص پر تحرّی (یعنی قبلے کے بارے میں علامات اور قرائن سے سوچ و بچار کرنا) واجب ہے۔ چنانچہ تحرّی کے نتیجے میں جس طرف بھی قبلہ ہونے کا غالب گمان ہو نماز پڑھنے سے نماز ہو جاتی ہے خواہ واقعہ میں قبلے سے پھرا ہوا کیوں نہ ہو۔

(مأخذہ البدائع۔ ۱/ ۱۱۸)

(۵) نیت کا ہونا :

نماز کے صحیح ہونے کیلئے نیت کا ہونا شرط ہے۔ نماز کیلئے نیت کا مطلب یہ ہے کہ خالص اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا دل سے ارادہ کرنا۔

نیّت کرنے کا طریقہ : نیت کس طرح کی جائیگی۔؟ اس میں درجِ ذیل تفصیل ہے۔

نمازی آدمی تین طرح کا ہو سکتا ہے۔

(۱) منفرد ہوگا (یعنی اکیلا نماز پڑھنے والا)

(۲) امام ہوگا۔

(۳) مقتدی ہوگا کہ امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوگا۔

.....اگر نمازی منفرد ہے تو اسکی نماز یا نفل ہوگی یا فرض۔ منفرد (یعنی اکیلا نماز پڑھنے والا) اگر نفل نماز پڑھ رہا ہو تو صرف یہ نیت کر لینا کافی ہے کہ میں اللہ کیلئے نماز پڑھ رہا ہوں۔

منفرد اگر فرض نماز پڑھ رہا ہو تو صرف نماز کی نیت کر لینا کافی نہیں بلکہ یہ نیت کرنا بھی ضروری ہے کہ فرض نماز پڑھ رہا ہے اور کس وقت کی نماز پڑھ رہا ہے۔

مثلاً دل میں یوں نیت کرلے کہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ظہر کی فرض نماز پڑھ رہا ہوں۔

......اگر نمازی" امام" ہے تو اس کی نیت کے بارے میں فرض اور نفل نمازوں میں وہی تفصیل ہے جو ابھی منفرد کے بیان میں گزری ہے۔

البتہ امامت کی نیت کے بارے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر امام صرف مردوں کو نماز پڑھا رہا ہو تو ان کے امام ہونے کی نیت کرنا ضروری نہیں ہے۔ امامت کی نیت کئے بغیر نماز صحیح ہو جاتی ہے۔

لیکن اگر مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین نماز میں شریک ہوں تو ان کی نماز کے صحیح ہونے کیلئے شرط یہ ہے کہ وہ ان کے امام ہونے کی نیت کرے۔

......اور اگر نماز پڑھنے والا شخص" مقتدی" ہے تو اس کیلئے بھی وہی تفصیل ہے۔ جو منفرد کیلئے ہے البتہ اس میں یہ بات مزید ہے کہ امام کی اقتدا کی نیت بھی کرے۔

نیّت کرنے کا وقت : مستحب اور افضل یہ ہے کہ تکبیرِ تحریمہ کے ساتھ ساتھ مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق نیت کرے۔ تاھم اگر تکبیرِ تحریمہ سے پہلے نیت کرلی تو بھی جائز ہے۔ لیکن اس کے لئے شرط یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ اور نیت کے درمیان ایسا کوئی کام نہ کرے جو نماز کے لئے مفسد ہوتا ہے۔ جیسے کسی سے بات چیت یا کھانا پینا وغیرہ۔ ورنہ ایسا کام کر لینے کی وجہ سے وہ نیت کالعدم شمار ہوگی دوبارہ نیت کرنا ضروری ہوگا۔ تکبیرِ تحریمہ کے بعد نیّت کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

(۶) تکبیرِ تحریمہ :

تکبیرِ تحریمہ کا مطلب یہ ہے کہ ایسے کلمات سے نماز کو شروع کرنا جو خالص اللہ تعالیٰ کی ثناء، تعظیم اور ذکر پر مشتمل ہوں۔ جیسے یوں کہنا " اللہ اکبر" ، " اللہ أعظم" ، " سبحان اللہ" وغیرہ۔ مگر خاص اللہ اکبر کہنا واجب ہے۔

- تکبیرِ تحریمہ کیلئے شرط یہ ہے کہ وہ کھڑے کھڑے جھکنے سے پہلے کہے۔ جھکتے ہوئے کہنے سے تکبیرِ تحریمہ ادا نہیں ہوتی۔

- تکبیرِ تحریمہ اور نیت کے درمیان کوئی ایسا کام نہ کرے جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ جیسے نیّت کرنے کے بعد کھانا کھانا، پینا، بات چیت وغیرہ۔ پھر تکبیرِ تحریمہ کہنا۔

◉ اللہ اکبر اس طرح کہنا ضروری ہے کہ خود اپنی آواز سن لے۔

❖❖❖❖❖

عملی مشق

سوال نمبر۱

درجِ ذیل مسائل میں سے صحیح اور غلط کی (✓) کے ساتھ نشاندہی کریں۔ صحیح/غلط

(۱) شروطِ صلوٰۃ کی کل تعداد چھ ہے۔ ☐ ☐

(۲) شروطِ صلوٰۃ میں سے اگر کوئی شرط فوت ہو جائے تو سجدہ سہو کرنے سے نماز صحیح ہو جائے گی۔ ☐ ☐

(۳) نمازی کے بدن کا حدثِ اصغر و اکبر سے پاک ہونا ضروری ہے۔ ☐ ☐

(۴) اگر نجاست زائل کرنے کی کوئی چیز نہیں ہے تو اس وقت نجاست کے ساتھ نماز پڑھ لے، اور بعد میں اس کا اعادہ کر لے۔ ☐ ☐

(۵) مرد کے ستر کی مقدار ناف سے لیکر گھٹنے تک ہے۔ ☐ ☐

(۶) آزاد عورت کے لئے چہرے، ہتھیلیوں اور گھٹنوں سے لیکر قدموں تک کے علاوہ تمام بدن ستر میں داخل ہے۔ ☐ ☐

(۷) جس شخص کے پاس ناپاک کپڑا ہے، تو اس کے لئے ننگے نماز پڑھنے کی بہ نسبت ناپاک کپڑے میں نماز پڑھنا بہتر ہے۔ ☐ ☐

(۸) اگر جلدی ہو اور سفر وغیرہ کا ارادہ ہو، تو نماز کا وقت داخل ہونے سے پہلے نماز پڑھنا درست ہے۔ ☐ ☐

(۹) نماز کے صحیح ہونے کے لئے نیت کرنا سنت ہے۔ ☐ ☐

(۱۰) اللہ اکبر اس طرح کہنا ضروری ہے کہ خود اپنی آواز سن لے۔ ☐ ☐

سوال نمبر۲

مناسب الفاظ چن کر خالی جگہیں پُر کریں:

(۱) جس جگہ نماز پڑھنی ہے اس جگہ کا .... سے صاف ہونا شرائطِ صلوٰۃ میں سے ہے۔

(نجاست، نقش ونگار)

(۲) اگر .... ڈھانپنے کیلئے کپڑا ہوتو .... ڈھانپے بغیر نماز صحیح نہ ہوگی۔

(سر، ستر)

(۳) مختلف اعضاء سے ستر کھلنے کی مقدار کا مجموعہ ان میں سے چھوٹے عضو .... کے برابر ہو جائے تو نماز باطل ہو جائے گی۔

(نصف، ثلث، ربع)

(۴) قبلہ رخ ہونا .... صلاۃ میں سے ہے۔

(فرائض، شرائط، واجبات، آداب)

(۵) نماز کا وقت .... نماز پڑھنا صحیح نہیں ہے۔

(گزرنے کے بعد، داخل ہونے سے پہلے)

(۶) .... ادا کرتے وقت قبلے کی طرف منہ کرنا شرائطِ صلاۃ میں سے نہیں ہے۔

(صلوٰۃ الاستسقاء، صلوٰۃ الخوف)

(۷) نماز کے لئے نیت کا ہونا .... ہے۔

(واجب، شرط، سنت)

(۸) صرف مردوں کی امامت کرانے والے امام کے لئے مقتدیوں کی امامت کی نیت کرنا ضروری ....۔

(ہے، نہیں)

(۹) امام کے پیچھے نماز پڑھنے والے کو .... کہتے ہیں۔

(مقتدی، منفرد)

(۱۰) تکبیر تحریمہ کا مطلب یہ ہے کہ ایسے کلمات سے نماز شروع کی جائے جو اللہ کی...... پر مشتمل ہوں۔

(دعا والتجاء، عظمت وثناء)

❖❖❖❖

نماز کے فرائض :

نماز کے پانچ ارکان ہیں۔ جس شخص نے بھی اس میں سے کسی ایک کو بھی جان بوجھ کر یا بھول کر چھوڑا تو اسکی نماز باطل ہو جائیگی، اور فرض چھوٹ جانے کی صورت میں سجدۂ سہو کی بھی اجازت نہیں ہے۔

(۱) قیام یعنی کھڑا ہونا۔

- کھڑے ہو کر نماز پڑھنا فرض نمازوں میں فرض ہے جو نمازیں واجب ہیں مثلاً وتر اور عیدین کی نمازیں ان میں بھی قیام فرض ہے۔ اور اسی طرح فجر کی سنتوں اور نذر کے نفلوں میں بھی قیام فرض ہے۔
- بغیر عذر ایک پاؤں پر کھڑا ہونا مکروہ ہے لیکن نماز ہو جاتی ہے اور اگر عذر ہو تو مکروہ نہیں۔

(۲) قرأت یعنی قرآن مجید میں سے کوئی سورت یا آیت پڑھنا۔

- فرض نمازوں کی دو رکعتوں میں اور وتر سنت اور نفل کی تمام رکعتوں میں قرأت فرض ہے۔
- امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ایک آیت کے پڑھنے سے اگرچہ چھوٹی ہو قرأت کا فرض ادا ہو جاتا ہے۔ ایک چھوٹی آیت سے مراد یہ ہے کہ جس میں دو یا دو سے زیادہ الفاظ ہوں جیسے " ثُمَّ قُتِلَ "، " كَيْفَ قَدَّرَ "، " ثُمَّ نَظَرَ " وغیرہ

امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک تین چھوٹی آیتیں یا ان کے برابر ایک بڑی آیت پڑھنا فرض ہے۔

- قرآن پاک کی قرأت اس نازل شدہ عربی کی بجائے اس کا کسی اور زبان میں ترجمہ پڑھے تو یہ جائز نہیں، فقط ترجمہ پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی۔

(۳) رکوع کرنا۔

رکوع کی ادنیٰ حد یہ ہے کہ اتنا جھکا ہوا ہو کہ اگر اپنے دونوں ہاتھ بڑھائے تو وہ گھٹنوں تک پہنچ جائیں اگر بیٹھے ہوئے رکوع کرے اسکی ادنیٰ حد یہ ہے کہ سر اور کمر کسی قدر جھک جائیں۔

(۴) دونوں سجدے کرنا۔

زمین پر پیشانی رکھنے کو سجدہ کہتے ہیں زمین پر پیشانی لگانا فرض ہے جبکہ اس کے ساتھ زمین پر ناک ٹکانا واجب ہے۔

- ہر رکعت میں دو مرتبہ سجدہ کرنا فرض ہے۔

- بلا عذر صرف ناک زمین پر لگائی اور پیشانی نہیں لگائی تو نماز جائز نہیں عذر کی وجہ سے صرف ناک پر اکتفا کرنا اس وقت جائز ہے جب اس قدر ناک لگادے کہ سخت حصہ بھی لگے اگر ناک کے صرف نرم حصہ کو لگایا تو جائز نہیں۔

- اگر دونوں سجدوں کے بیچ میں اچھی طرح نہیں بیٹھا ذرا سا سر اٹھا کر دوسرا سجدہ کرلیا تو اگر ذرا ہی سر اٹھایا ہو تو ایک ہی سجدہ ہوا دونوں سجدے ادا نہیں ہوئے اور نماز بالکل نہیں ہوئی اور اگر اتنا اٹھا کہ قریب قریب بیٹھنے کے ہوگیا تو خیر نماز سر سے اتر گئی لیکن بڑی نکمی اور خراب ہوگئی اس لئے پھر سے پڑھنا چاہئے ورنہ بڑا گناہ ہوگا۔

- اگر فوم یا روئی کی چیز پر سجدہ کرے تو سر کو خوب دبا کر سجدہ کرے اور اتنا دبائے کہ اور نہ دب سکے اگر اوپر اوپر ذرا اشارے سے سر رکھ دیا دبایا نہیں تو سجدہ نہیں ہوا۔

- سجدہ کی جگہ پاؤں کی جگہ سے ایک بالشت اونچی ہو تو سجدہ جائز ہے اور اگر اس سے زیادہ اونچی ہو تو بلا عذر جائز نہیں مگر عذر کے ساتھ جائز ہے۔

- اگر دونوں ہاتھ یا دونوں گھٹنے زمین پر نہ رکھے تو سجدہ کا فرض ادا ہو جائیگا۔

- اگر سجدہ کیا اور دونوں پاؤں زمین پر نہ رکھے تو جائز نہیں اور اگر ایک پاؤں رکھے تو عذر کیساتھ بلا کراہت جائز ہے۔ اور بلا عذر کراہت کیساتھ جائز ہے، پاؤں کا رکھنا انگلیوں کے رکھنے سے ہوتا ہے اگرچہ ایک ہی انگلی ہو اگر دونوں پاؤں کی انگلیوں کی پشت رکھی اور انگلیاں نہ رکھیں تب بھی سجدہ جائز ہے۔ (جاننا چاہئے کہ پیشانی کا زمین پر جمنا سجدہ کی حقیقت ہے اور پاؤں کی انگلی کا کم از کم ایک مرتبہ "سبحان اللہ" کہنے کے بقدر لگنا شرط ہے

(۵) قعدۂ اخیرہ۔

نماز کے اخیر میں بقدر تشہد یعنی جتنی دیر التحیات پڑھنے میں لگتی ہے اتنی دیر بیٹھنا فرض ہے۔

فرائض کا حکم: نماز کے فرائض میں کوئی فرض چھوٹ جائے (خواہ بھول کر یا جان بوجھ کر چھوڑا ہو) تو نماز فاسد ہو جاتی ہے۔اس نقصان کو پورا کرنے کے لئے سجدہ سہو بھی کافی نہیں ہے۔نماز دوبارہ لوٹانا فرض ہے۔

❖❖❖❖❖

نماز کے واجبات :

درجِ ذیل باتیں نماز میں واجب ہیں۔

(۱) تکبیرِ تحریمہ کا خاص" اللہ اکبر" کے لفظ سے ہونا۔

(۲) فرض نمازوں میں فرض قرأت کیلئے پہلی دو رکعتوں کو متعین کرنا۔

(۳) فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ ہر نماز کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا۔

(۴) اسی طرح سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی چھوٹی سورت جیسے سورۂ کوثر یا اس کے برابر تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت پڑھنا۔

(۵) سورۂ فاتحہ کو سورت سے پہلے پڑھنا۔

(۶) قومہ کرنا یعنی رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا۔

(۷) جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان میں سیدھا بیٹھ جانا۔

(۸) تعدیل ارکان یعنی رکوع، سجدہ، قومہ، اور جلسے کو اطمینان سے اچھی طرح ادا کرنا۔

(۹) دو رکعتوں پر بیٹھنا یعنی قعدۂ اولیٰ کرنا۔

(۱۰) دونوں قعدوں میں التحیات پڑھنا۔

(۱۱) لفظ" سلام" کے ساتھ نماز سے نکلنا۔اور دو بار السّلام کا لفظ واجب ہے اور علیکم کا لفظ واجب نہیں۔

(۱۲) نمازِ وتر میں دعائے قنوت کیلئے تکبیر یعنی" اللہ اکبر" کہنا۔

(۱۳) نمازِ وتر میں قنوت میں کوئی دعا پڑھنا۔

(۱۴) عیدین کی نماز میں چھ زائد تکبیریں کہنا۔

(۱۵) فرض یا واجب میں تاخیر نہ ہونا، اور تاخیر یہ ہے کہ دو فرض یا دو واجب یا فرض و واجب کے درمیان تین بار" سبحان اللہ" کہنے کی مقدار وقفہ ہو جائے۔

(۱۶) نماز میں آیتِ سجدہ پڑھی تو سجدہ تلاوت کرنا۔

(۱۷) نماز میں سہو ہوا تو سجدۂ سہو کرنا۔

(۱۸) قرأت کے سوا تمام فرائض وواجبات میں امام کی اتباع کرنا۔

(۱۹) امام پر فجر کی دونوں رکعتوں میں اور مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں اور جمعہ اور عیدین اور تراویح کی نمازوں میں اور رمضان کے وتر میں بلند آواز سے قرأت واجب ہے۔

اور سری نمازوں (ظہر اور عصر) میں امام اور منفرد (اکیلا نماز پڑھنے والا) کے لئے قرأت آہستہ آواز سے کرنا بھی واجب ہے۔

واجبات کا حکم :

اگر کسی شخص نے بھول کر ان میں سے کسی ایک کو بھی چھوڑ دیا تو اس کی نماز ناقص ہوگی اور سجدۂ سہو کے ذریعے اسکا تدارک کرنا ضروری ہے۔ اور جان بوجھ کر کوئی بات چھوڑ دی تو نماز کا اعادہ کرنا واجب ہے ورنہ گناہ گار ہوگا۔

✤✤✤✤

نماز کی سنّتیں :

(۱) تکبیر کہتے وقت دونوں ہاتھوں کو اٹھانا مردوں کا کانوں کی لَو تک اور عورتوں کا کندھوں تک۔ اسی طرح قنوت اور عیدین کی زائد تکبیریں اور نمازِ جنازہ کی پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھانا سنّت ہے۔

(۲) ہاتھ اٹھاتے وقت دونوں ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر کھلی رکھنا کہ نہ بہت کھلی ہوئی ہوں اور نہ بہت ملی ہوئی ہوں۔

(۳) انگلیوں اور ہتھیلیوں کا قبلہ رخ ہونا۔

(۴) تکبیرِ تحریمہ کے بعد مردوں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا اس طرح کے دائیں ہتھیلی بائیں کلائی کے جوڑ پر رہے۔ دائیں انگوٹھے اور چھنگلیا سے حلقہ بنا کر کلائی کو پکڑے۔ باقی داہنی تین انگلیاں بائیں کلائی کی پشت پر رہیں۔ اور عورتیں اپنے ہاتھ سینے پر رکھیں اس طرح کہ داہنی ہتھیلی کو بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھیں اور حلقہ نہ بنائیں۔

(۵) پہلی رکعت میں ثناء یعنی" سبحانک اللّٰھُمّ" پڑھنا۔

(۶) صرف پہلی رکعت میں قرأت کیلئے تعوذ پڑھنا اور ہر رکعت کے شروع میں" بِسْمِ اللّٰہ" پڑھنا۔

(۷) فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا۔

(۸) ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد امام اور منفرد کا امین کہنا۔ قرأت بلند آواز سے ہو تو سب مقتدیوں کا بھی آہستہ آواز میں آمین کہنا۔

(۹) ثناء، تعوذ، بسم اللہ اور آمین آہستہ کہنا۔

(۱۰) سنّت کے موافق قرأت کرنا۔

(۱۱) صرف فجر کی نماز میں پہلی رکعت کی قرأت کو دوسری سے لمبی کرنا۔

(۱۲) رکوع میں تین بار" **سبحان ربی العظیم**" کہنا۔

(۱۳) رکوع میں مردوں کو چاہئے کہ وہ اپنی پیٹھ کو بچھا دیں اور سر کو پشت کی سیدھ میں رکھیں دونوں ہاتھوں کی کھلی کی انگلیوں سے گھٹنوں کو پکڑیں۔ پنڈلیوں کو سیدھا رکھیں، گھٹنوں کو خم نہ دیں اور بازوؤں کو پہلو سے جدا نہ رکھیں۔

(۱۴) رکوع سے اٹھتے وقت امام" **سمع اللہ لمن حمدہ**" اور سیدھے کھڑے ہوکر، مقتدی کو" **ربّنا لک الحمد**" اور منفرد کو یہ دونوں کہنا چاہئے۔

(۱۵) ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف منتقل ہوتے وقت تکبیر یعنی" اللہ اکبر" کہنا۔

(۱۶) سجدے میں جاتے وقت پہلے دونوں گھٹنوں پھر دونوں ہاتھ پھر پیشانی پھر ناک رکھنا جبکہ بعض کے نزدیک پہلے ناک رکھے پھر پیشانی رکھے اور سجدے سے اٹھتے وقت اس کے برعکس کرنا۔

(۱۷) سجدۂ میں دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملا کر رکھنا اور قبلہ رخ رکھنا اور اور دونوں ہتھیلیوں کے درمیان سجدۂ کرنا اور اپنے بازوؤں کو پہلو سے جدا رکھنا اور کہنیوں کو زمین سے اونچا رکھنا اور پیٹھ کو رانوں سے جدا رکھنا مردوں کیلئے سنّت ہے۔

(۱۸) ہر سجدۂ میں تین بار" سبحان ربی الاعلیٰ" کہنا۔

(۱۹) دوسرے سجدے کے بعد جب دوسری رکعت کیلئے کھڑا ہو تو پنجوں کے بل اٹھے اور گھٹنے پر ہاتھ رکھ کر اٹھے۔

(۲۰) ہر جلسے اور قعدۂ میں دایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھنا اور دائیں پاؤں کو اس طرح کھڑا رکھنا کہ اس کے انگلیوں کے سرے قبلہ رخ ہوں۔

(۲۱) دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا اور ہاتھوں کی انگلیوں کو اپنی حالت پر چھوڑنا اور انگلیوں کے سرے گھٹنے کے قریب رکھنا۔

(۲۲) تشہد میں" **اشھد ان لا الٰہ الّا اللہ**" پر کلمے کی انگلی سے اشارہ کرنا۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ درمیان

کی انگلی اور انگوٹھے کے سروں کو ملا کر حلقہ بنایا جائے اور لا الٰہ پر انگلی کھڑی کی جائے اور الا اللہ پر جھکا دی جائے۔ جھکانے میں اس کا خیال رکھے کہ تھوڑا سا جھکا دے بالکل گرانا صحیح نہیں ہے۔ (احسن الفتاویٰ، امداد الفتاویٰ)

(۲۳) قعدۂ اخیرہ میں درود پڑھنا اور درود کے بعد کسی ایسی چیز کی دعا مانگنا جس کا ہمارے معاشرے میں بندوں سے مانگنے کا رواج نہ ہو۔

(۲۴) پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف سلام پھیرنا۔ اور ساتھ میں چہرہ کو بھی پھیرنا۔

(۲۵) امام کو دونوں سلام بلند آواز سے کہنا مگر دوسرے سلام کو پہلے کی نسبت پست آواز میں کہنا۔

(۲۶) سلام ان لفظوں سے کہنا "السّلامُ علیکم ورحمة الله"۔

سنتوں کا حکم: نماز کی سنتوں کا حکم یہ ہے کہ کوئی بھی سنت جان بوجھ کر چھوڑ دے یا بھول کر چھوٹ جائے اس سے ثواب میں تو کمی آتی ہے نماز فاسد نہیں ہوتی اور نہ ہی سجدہ سہو کی ضرورت ہوتی ہے۔

❖❖❖❖

نماز کے مستحبات :

(۱) دونوں قدموں کے درمیان چار انگلی کی مقدار یا اسکے قریب قریب فاصلہ چھوڑنا۔

(۲) ہر رکعت میں الحمد کے بعد جب سورت ملائے تو اس سے پہلے "بسم اللہ" پڑھنا۔

(۳) تکبیر تحریمہ کے وقت جب کوئی عذر نہ ہو دونوں ہاتھ چادر وغیرہ سے باہر نکال کر اٹھانا۔

(۴) منفرد کو رکوع و سجود میں تین تین مرتبہ سے زیادہ لیکن طاق عدد میں تسبیح پڑھنا۔

(۵) جمائی آئے تو منہ خوب بند کرلے اور اگر کسی طرح نہ رکے تو ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت کی طرف سے روکے۔

(۶) دونوں سجدوں کے درمیان جلسے میں یہ دعا پڑھنا "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ" یا صرف "رَبِّ اغْفِرْلِیْ" ایک مرتبہ یا تین مرتبہ۔

(۷) قنوت میں خاص اس دعا کا پڑھنا "اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ"۔

(۸) جب کھڑا ہو تو اپنی نگاہ سجدے کی جگہ رکھے۔ اور جب رکوع میں جائے تو پاؤں پر اور جب سجدہ کرے تو ناک پر رکھے جلسے اور قعدہ میں نگاہ گود میں رہے اور سلام پھیرتے وقت کندھوں پر ڈالے۔

❖❖❖❖

عملی مشق

سوال نمبرا

درجِ ذیل مسائل میں سے صحیح اور غلط کی (✓) کے ساتھ نشاندہی کریں۔ صحیح/غلط

(۱) نماز کے کل ارکان پانچ ہیں۔ قیام، قرأت، تکبیر تحریمہ، رکوع و سجود۔ ☐ ☐

(۲) فرض نمازوں میں قیام فرض اور سنتوں میں قیام کرنا سنت ہے۔ ☐ ☐

(۳) بغیر عذر کے ایک پاؤں پر کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ ☐ ☐

(۴) زمین پر پیشانی لگانا اور ناک ٹکانا فرض ہے۔ ☐ ☐

(۵) عیدین کی نماز میں چھ زائد تکبیریں کہنا واجب ہے۔ ☐ ☐

(۶) دونوں قعدوں میں "التحیات" پڑھنا سنت ہے۔ ☐ ☐

(۷) مقتدی کے لئے امام کے پیچھے سورۃ الفاتحہ کے علاوہ کسی قسم کی قرأت جائز نہیں۔ ☐ ☐

(۸) فجر کی دونوں رکعتوں میں امام کے لئے بلند آواز سے ''آمین'' کہنا مسنون ہے۔ ☐ ☐

(۹) ثناء، تعوذ آہستہ کہنا مسنون ہے۔ ☐ ☐

(۱۰) منفرد کے لئے رکوع اور سجود میں طاق عدد میں تسبیح پڑھنا واجب ہے۔ ☐ ☐

سوال نمبر۲

مناسب الفاظ چن کر خالی جگہیں پُر کریں:

(۱) سجدہ کی جگہ پاؤں کی جگہ سے بلا عذر.......... اونچی ہو تو سجدہ جائز نہیں۔

(ایک انچ، بالشت، ذراع)

(۲) تکبیر تحریمہ میں خاص.......... کہنا واجب ہے۔

(سبحان اللہ، اللہ اکبر، اللہ اعظم)

(۳) رکوع سے اٹھ کر سیدھے کھڑے ہونے کو.......... کہتے ہیں۔

(قعدہ،قومہ،تحریمہ)

(۴) سورۃ الفاتحہ کو دوسری سورۃ سے پہلے پڑھنا............ ہے۔

(واجب،سنت،فرض)

(۵) تکبیر تحریمہ کیلئے ہاتھ اٹھاتے وقت دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو.......... سنت ہے۔

(ملا کر رکھنا،اپنے حال پر رکھنا)

(۶) انگلیوں کا قبلہ رخ رکھنا.......... ہے۔

(واجب،سنت،مستحب)

(۷) فجر کی نماز میں پہلی رکعت کی قرأت دوسری رکعت سے .... سنت ہے۔

(لمبی کرنا، برابر کرنا،کم کرنا)

(۸) .... رکعت میں قرأت سے پہلے اعوذ باللہ پڑھنا سنت ہے۔

(پہلی،ہر)

(۹) ہر رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ پڑھنے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا........... ہے۔

(سنت،مستحب)

(۱۰) قیام کی حالت میں نگاہ........... کی جگہ رکھنا مستحب ہے۔

(رکوع،سجدہ)

(۱۱) قعدہ اخیرہ.................. صلاۃ میں سے ہے۔

(سنن،فرائض،واجبات)

(۱۲) پہلی رکعت میں ثناء پڑھنا.................... ہے۔

(مسنون،واجب،مستحب)

سوال نمبر۳

استاذ کو چاہئے کہ نماز کے احکام سے متعلق طلبہ کی یادداشت کا اس طرح امتحان لے کہ ایک طالبعلم مسنون طریقے کے مطابق نماز پڑھے اور اذکار بلند آواز سے پڑھے اور دوسرا طالبعلم پوری جماعت (class) کے سامنے اس کے ہر ہر فعل کا حکم بتلائے کہ یہ فرض ہے اور یہ واجب، یہ سنت اور یہ مکروہ؟

✣✣✣✣✣

مفسدات یعنی نماز کو توڑنے والی چیزوں کا بیان

(۱) نماز میں بولنا یا بلا ضرورت آواز نکالنا۔

نماز میں بولنا نماز کے لئے مفسد ہے۔اصطلاح میں اسے کلام الناس کہتے ہیں اور اس سے مراد وہ کلمہ ہے جو عام لوگ اپنی گفتگو میں استعمال کرتے ہوں۔خواہ وہ جملہ عربی زبان میں ہو یا کسی دوسری زبان میں۔جیسے تعال کا معنی ہے ادھر آجا۔یا بِعْ جس کا معنی ہے بیچ دو۔

- نماز میں قصداً یا بھولے سے یا خطا سے بول اٹھا تو نماز ٹوٹ جائیگی۔بولنے سے مراد یہ ہے کہ کہا ہوا لفظ کم از کم دو حرفوں پر مشتمل ہو اور اگر ایک حرف پر مشتمل ہو تو وہ ایسا ہو جو با معنی ہو جیسے عربی زبان میں مثلاً " عِ" اور " قِ" کہ " عِ" کا مطلب ہے کہ تو حفاظت کر اور " قِ" کا مطلب ہے کہ تو بچا۔

- کسی شخص کو سلام کرنے کے قصد سے سلام یا تسلیم یا السلام علیکم یا اس جیسا کوئی لفظ کہنا اور اس طرح کسی کے سلام کے جواب میں وعلیکم السلام کہنا۔اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

- اگر درد یا مصیبت سے نماز میں آہ یا اُف یا ہائے کہے یا زور سے روئے تو نماز جاتی رہتی ہے البتہ مریض مرض سے بے قابو ہو جائے اور اس سے بے اختیار آہ یا ہائے نکل جائے تو نماز نہیں ٹوٹتی۔اسی طرح اگر جنت یا دوزخ کو یاد کرنے سے دل بھر آیا اور زور سے آواز یا آہ یا اُف وغیرہ نکل جائے تو نماز نہیں ٹوٹتی۔

- بے ضرورت کھنکارنے اور گلا صاف کرنے سے جس سے دو حرف بھی پیدا ہو جائیں نماز ٹوٹ جاتی ہے البتہ عذر اور مجبوری کے وقت کھنکارنا درست ہے اور نماز نہیں ٹوٹتی۔

- نماز میں چھینک آئے اور اس پر الحمد اللہ کہا تو اس سے نماز نہیں ٹوٹتی البتہ کہنا نہیں چاہئے اور اگر کسی اور کو چھینک آئی اور اس نے جواب میں اس کو یرحمک اللہ کہا تو نماز ٹوٹ گئی۔

- نماز میں کچھ خوشخبری سنی اور اس پر " الحمد للہ" کہدیا یا کسی کی موت کی خبر سنی اس پر " اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن" پڑھا تو نماز فاسد ہو گئی۔

- کوئی لڑکا وغیرہ گر پڑا اس کے گرتے وقت " بسم اللہ" کہدیا تو نماز جاتی رہی۔

◉ اگر نمازی نے وسوسہ کو دور کرنے کیلئے "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم" پڑھا تو اگر وہ وسوسہ دنیاوی امور سے متعلق ہو نماز فاسد ہو جائیگی اور اگر امور آخرت سے متعلق ہو تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

(۲) ایسا عمل کرنا جو کثیر ہو اور نماز کی جنس سے نہ ہو۔

عملِ کثیر کی چند صورتیں ہیں:

(ا) دور سے دیکھنے والا شخص جس کے سامنے نماز شروع نہیں کی وہ عمل ہوتے دیکھ کر یہ سمجھے کہ وہ شخص نماز میں نہیں ہے۔

(ب) وہ کام جو عام طور پر دو ہاتھوں سے کیا جاتا ہے جیسے عمامہ باندھنا، تہہ بند باندھنا وغیرہ (اگر چہ نمازی اس وقت اس کو ایک ہاتھ سے ہی کرے)۔ وہ کام جو عام طور سے ایک ہاتھ سے کیا جاتا ہے جیسے ٹوپی پہننا یا اتارنا یہ عمل قلیل ہے (اگر چہ نمازی اس کو دو ہاتھوں سے کرے)۔

(ج) وہ کام جس کیلئے کام کرنے والا عام طور سے علیحدہ مجلس اور نشست کا اہتمام کرتا ہے جیسے بچے کو دودھ پلانا۔

(د) عمل اگر چہ قلیل ہو لیکن اس کو ایک رکن یا ایک رکن کی مقدار میں تین بار تک کرنے سے وہ عمل کثیر بن جاتا ہے۔

وضاحت: آخری تین صورتیں بھی پہلی صورت ہی میں شامل ہو سکتی ہیں کیونکہ ان میں سے کوئی بھی کام ہوتے دیکھ کر دور سے دیکھنے والا یہی سمجھتا ہے کہ یہ کام کرنے والا نماز میں نہیں ہے۔

◉ اگر ایک رکن کی مقدار یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کی مدّت میں تین بار کھجلایا یعنی ایک دفعہ کھجلا کر ہاتھ ہٹا لیا ہو پھر دوسری مرتبہ ہاتھ لیجا کر پھر کھجلایا ایسا تین مرتبہ کرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

اگر ہاتھ صرف ایک مرتبہ اٹھا کر ایک جگہ رکھ کر چند مرتبہ کھجلانے کی حرکت کی تو یہ ایک ہی مرتبہ کھجلانا سمجھا جائیگا اس سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

(۳) نماز کے اندر کھانا پینا۔

◉ نماز میں کوئی چیز کھالی یا کچھ پی لیا تو نماز ٹوٹ جاتی ہے یہاں تک کہ ایک تل یا چھالیہ کا ٹکڑا اٹھا کر کھالے تو بھی نماز ٹوٹ جاتی ہے البتہ اگر چھالیہ کا ٹکڑا وغیرہ کوئی چیز دانتوں میں اٹکی ہوئی تھی اسکو نگل گیا تو اگر چنے سے کم ہو تو نماز ہو جاتی ہے اور اگر چنے کے برابر یا زیادہ ہو تو نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

◉ کوئی میٹھی چیز کھائی پھر کلی کر کے نماز پڑھنے لگا لیکن منہ میں اسکا کچھ مزا باقی ہے اور تھوک کے ساتھ

حلق میں جاتا ہے تو نماز صحیح ہے۔

(۴) نماز کے اندر زیادہ چلنا چاہے اختیار سے ہو یا بلا اختیار سے۔

اگر نماز کے اندر بلا عذر چلا تو اگر متواتر اور کثیر چلا تو نماز فاسد ہو جائیگی خواہ قبلے کی طرف سے سینہ نہ پھرے اور اگر کثیر غیر متواتر چلنا ہوا یعنی مختلف رکعتوں میں متفرق چلنا ہوا اور ہر رکعت میں قلیل چلنا ہو تو اگر قبلے سے سینہ نہ پھرا ہو تو نماز نہیں ٹوٹتی۔

◉ کثیر کی حد مقتدی کیلئے ایک دم متواتر چلنے کی دو صف کی مقدار ہے اس سے کم قلیل ہے لہٰذا ایک دفعہ میں دو صفوں کے بقدر چلا تو نماز ٹوٹ جائیگی اور اگر ایک صف کی بقدر چلا تو نماز نہیں ٹوٹے گی۔

اور کثیر غیر متواتر کی مثال یہ ہے کہ ایک صف کی بقدر چلا، پھر ایک رکن کی یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کی بقدر ٹھہرا، پھر ایک صف کی بقدر چلا، پھر ایک رکن کی مقدار ٹھہرا تو اس سے نماز نہیں ٹوٹتی اگرچہ بہت چلا ہو جب تک جگہ مختلف نہ ہو جائے یعنی اگر مسجد ہے تو مسجد سے باہر نہ ہو جائے اور اگر میدان ہے تو صفوں سے باہر نہ ہو جائے۔

(۵) نماز کے دوران نماز کا کوئی رکن چھوٹ جائے مثلاً رکوع سجدے وغیرہ سے کوئی چیز بھول گیا اور سلام پھیرنے تک اس کو ادا نہیں کیا تو اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

(۶) نماز کے صحیح ہونے کی شرائط (جن کا بیان پہلے گزر چکا ہے) میں سے اس کی ایک شرط بھی نماز کے دوران فوت ہو جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

مثال ۱ : (ا) نماز کے دوران طہارت ختم ہوگئی، احتلام وغیرہ کی صورت میں حدثِ اکبر لاحق ہو گیا یا نواقضِ وضو (وضو توڑنے والی اشیاء) میں کوئی چیز پائی گئی تو نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

(ب) نماز کے دوران جنون لاحق ہو گیا۔

(ج) نماز کے دوران بے ہوش ہو گیا (تیمم کر کے نماز شروع کی تھی نماز کے دوران اسے پانی مل گیا اور وہ اس پانی کے استعمال پر قادر بھی ہے تو چونکہ تیمم باطل ہو گیا لہٰذا اس کی نماز بھی فاسد ہو جائیگی۔

(ر) موزوں پر مسح کر کے نماز پڑھ رہا تھا کہ مسح کو توڑنے والی کوئی چیز پائی گئی مثلاً نماز کے دوران موزوں پر مسح کی مدّت ختم ہوگئی یا تین انگلیوں کی مقدار موزہ پاؤں سے اتر گیا تو چونکہ اس طرح موزوں پر مسح باطل ہو جاتا ہے اس سے وضو ختم ہو جاتا ہے۔ جس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

مثال ۲ : نماز کے دوران چہرہ قبلے سے پھر گیا تو استقبالِ قبلہ کی شرط کے فوت ہونے کی وجہ سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

مثال ۳: نماز کے دوران ستر کھل گیا تو نماز ٹوٹ جاتی ہے اور ستر کے بارے میں شرائط نماز کے بیان میں گزر چکی ہیں۔

مثال ۴: نماز کے دوران وقتِ ممنوع شروع ہو گیا مثلاً نمازِ فجر کے دوران سورج طلوع ہو گیا، عیدین کی نماز کے دوران سورج کا زوال شروع ہو گیا یا جمعہ کی نماز کے دوران عصر کا وقت داخل ہو گیا تو ان صورتوں میں نماز فاسد ہو جائیگی۔

(۷) نماز کے دوران تلاوت واذکار میں کوئی ایسی غلطی کی جس سے معنی بگڑ کر الٹ ہو جاتا ہے۔ اس سے بھی نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

قرأت میں غلطی کی مثال :

(۱) "وَاللّٰهُ يُعلَمُ بِمَا تَصْنَعُوْنَ" کی جگہ "واللّٰه لايَعلَمُ بِمَا تَصْنَعُوْن" پڑھ دیا۔

(۲) "اِنَّ الابرارَلفِىْ نَعِيمٍ" کی جگہ "اِنَّ الابرارَلفِىْ جحيمٍ" پڑھ دیا۔

(۳) "قُلْ يَاايُّهَاالْكَافِرُوْنَ o لاَاَعبدُمَاتَعبُدُوْنo" کی جگہ "قُلْ يَاايُّهَا الكافِرُوْن o اَعبدُمَاتَعبُدُوْنo" پڑھ دیا۔

(۴) "اِنّ الفُجّارَ لَفِىْ جَحِيمٍ" کی جگہ "اِنّ الفُجّارَ لفِىْ نَعيمٍ" پڑھ دیا۔

اذکار میں غلطی کی مثال :

اللہ اکبر کے الف کو مدّ کے ساتھ پڑھا۔ اللہ اکبر (پہلی صورت میں معنی یہ ہیں کہ اللہ سب سے بڑا ہے اور دوسری صورت میں معنی یہ ہیں کہ " کیا اللہ سب سے بڑا ہے؟" جب اللہ اکبر کی جگہ " آللہ اکبر" پڑھ دیا اس صورت میں معنی ہی میں خرابی لازم آتی ہے۔

(۸) نیند کی حالت میں مکمل ایک رکن ادا کرلیا اور بیدار ہونے کے بعد اسے دوبارہ نہیں لوٹایا۔ مثلاً قعدہ میں بیٹھتے ہی سو گیا اور اسی حالت میں آخر میں سلام پھیر دیا۔

(۹) نماز کے دوران اتنی آواز سے ہنس پڑا کہ اسکی آواز خود کو سنائی دی۔

(۱۰) مقتدی نے اگر کوئی مکمل رکن امام سے پہلے ادا کرلیا کہ وہ اس رکن میں ایک لمحہ کیلئے بھی امام کے ساتھ شریک نہ ہوا تو مقتدی کی نماز ٹوٹ جائیگی۔

❖❖❖❖

وہ مجبوریاں جن میں نماز توڑنا جائز ہے

◉ نماز کے دوران اگر ایک درہم (قریباً ساڑھے تین ماشے :3.402 گرام چاندی) کی مالیت کی بقدر کسی چیز کے ضائع ہو جانے کا خدشہ ہو تو نماز توڑنا جائز ہے۔

◉ نماز کے دوران کوئی خاص گمشدہ چیز مثلاً گھڑی یا چشمہ وغیرہ یاد آنے سے نماز توڑنا جائز ہے۔

◉ کسی شخص کی جان بچانے کے لئے نماز توڑنا جائز ہے۔

◉ اگر کوئی بے ہوش ہو کر گر جائے تو اس کو اٹھانے کے لئے نماز توڑ سکتے ہیں۔

◉ اگر نماز میں اچانک کوئی زہریلا کیڑا نظر آ جائے اور نمازی کی طرف بڑھے اگر نماز توڑنے بغیر (عمل کثیر کے بغیر) اس کو مار سکتے ہوں تو ٹھیک ورنہ اس کو مارنے کے لئے نماز توڑ سکتے ہیں (البتہ عملِ کثیر کی صورت میں نماز ٹوٹ جائے گی)

◉ اگر نماز کے دوران بھڑ، شہد کی مکھی کے تکلیف دینے کا خوف ہو اور بغیر عمل کثیر کے مار سکے تو مار دے اس سے نماز نہیں ٹوٹے گی۔ ورنہ نماز توڑ کر مار دے۔

◉ نماز کے دوران اگر کوئی ساتھ والے کمرے سے آواز دے یا دروازے پر دستک دے کسی ایسی شدید ضرورت کے لئے جس کے نقصان کی تلافی نہ ہو سکے تو نماز توڑنا جائز ہے۔ محض دستک سن کر نماز توڑنا جائز نہیں۔

◉ اگر فرض نماز میں ہو تو والدین کے بلانے پر نماز نہ توڑے۔ الا یہ کہ وہ کسی ناگہانی آفت میں مبتلا ہو کر اس کو مدد کے لئے پکاریں (یہ صورت والدین کے ساتھ خاص نہیں بلکہ کسی کی بھی جان بچانے کے لئے نماز توڑنا ضروری ہے) اور اگر نفل نماز میں ہو اور والدین کو اس کا علم ہو تو نہ توڑے اور اگر علم نہ ہو تو نماز توڑ کر جواب دے۔

✣✣✣✣✣